معارف القرآن

جلد ہفتم

سورۃ لقمٰن تا سورۃ الاحقاف

پارہ ۲۱ رکوع ۱۰ تا پارہ ۲۶ رکوع ۴

حضرت علامہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مفتی اعظم پاکستان

مع

آسان ترجمۂ قرآن

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی

(Quranic Studies Publishers)

Karachi, Pakistan.

CamScanner

معارف القرآن

جلد ہفتم

سورۃ لقمٰن ، سورۃ السجدۃ ، سورۃ الاحزاب ، سورۃ سبا ، سورۃ فاطر ، سورۃ یٰسٓ
سورۃ الصّٰفّٰت ، سورۃ صٓ ، سورۃ الزمر ، سورۃ المؤمن ، سورۃ حٰمٓ السجدۃ
سورۃ الشوریٰ ، سورۃ الزخرف ، سورۃ الدخان ، سورۃ الجاثیۃ ، سورۃ الاحقاف

پارہ ۲۱ رکوع ۱۰ تا پارہ ۲۶ رکوع ۴

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مفتی اعظم پاکستان

مع

آسان ترجمۂ قرآن

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴

(Quranic Studies Publishers)

Karachi, Pakistan.

maktabah.org

CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى



نحمدُهُ ونستعينُهُ ونستغفرُهُ ونؤمن بهِ ونتوكّلُ عليهِ

ونعوذُ باللهِ مِن شُرورِ انفُسِنا ومِن سيّأتِ أعمالِنا

من يّهدِهِ اللهُ فلا مُضِلّ لهُ ومن يُّضلِلهُ فلا هادِيَ لهُ

ونشهد أن لآ اِلٰهَ اِلّا اللهُ وحدهُ لا شريكَ لهُ

ونشهد أن سيّدنا ومولانا مُحمّدًا عبدهُ ورسُولهُ

صلّى اللهُ تعالىٰ عليهِ وعلىٰ آلهِ واصحابهِ اجمعين

maktabaqudusia.com

CamScanner

فہرستِ مضامین

جلد ہفتم

maktabaddusia.com

CamScanner

فہرستِ مضامین

مضمون	صفحہ
سورۃ لقمٰن	۲۳
آسان ترجمۂ قرآن	۲۴
خلاصۂ تفسیر	۲۵
معارف ومسائل	۲۶
لہوولعب اوراس کے سامان کے شرعی اَحکام	۲۸
فحش اور فضول ناول یا فحش اشعار اور اہلِ باطل کی کتابیں دیکھنا جائز نہیں	۳۰
کھیلوں کے سامان کی خرید وفروخت	۳۰
مباح اور جائز کھیل	۳۰
بعض کھیل جو صراحۃً ممنوع کئے گئے	۳۱
غناء ومزامیر کے اَحکام	۳۲
تنبیہ ضروری	۳۴
خوش آوازی کے ساتھ بغیر مزامیر کے مفید اشعار کا پڑھنا ممنوع نہیں	۳۴
آسان ترجمۂ قرآن	۳۵
خلاصۂ تفسیر	۳۵
معارف ومسائل	۳۶
ایک سوال وجواب	۳۶
آسان ترجمۂ قرآن	۳۹
خلاصۂ تفسیر	۴۰
معارف ومسائل	۴۲
لقمان علیہ السلام جمہور سلف کے نزدیک نبی نہیں بلکہ ولی اور حکیم تھے	۴۲
حکمت جو لقمان علیہ السلام کو دی گئی اس سے کیا مراد ہے؟	۴۴
والدین کی شکرگزاری اور اطاعت فرض ہے، مگر حکمِ الٰہی کے خلاف کسی کی اطاعت جائز نہیں	۴۵
اسلام کا بے نظیر قانونِ عدل	۴۶
دوسری وصیتِ لقمانی متعلقہ عقائد	۴۶
تیسری وصیتِ لقمانی متعلقہ اصلاحِ عمل	۴۷
چوتھی وصیتِ لقمانی متعلقہ اصلاحِ خلق	۴۷

maktabah-ddusia.com

مضمون	صفحہ
معارف ومسائل	۹۲
شانِ نزول	۹۲
آسان ترجمۂ قرآن	۹۶
خلاصۂ تفسیر	۹۷
معارف ومسائل	۹۷
آسان ترجمۂ قرآن	۱۰۰
خلاصۂ تفسیر	۱۰۰
معارف ومسائل	۱۰۱
آسان ترجمۂ قرآن	۱۰۴
خلاصۂ تفسیر	۱۰۴
معارف ومسائل	۱۰۴
میثاقِ انبیاء	۱۰۵
آسان ترجمۂ قرآن	۱۱۰
خلاصۂ تفسیر	۱۱۲
معارف ومسائل	۱۱۶
واقعۂ غزوۂ احزاب	۱۱۷
سیاست کے اکھاڑے میں جھوٹ کوئی نئی چیز نہیں	۱۱۸
اللہ تعالیٰ کے حلم وکرم کا ایک اعجوبہ	۱۱۸
مدینہ منورہ پر سب سے بڑا حملہ	۱۱۹
مسلمانوں کی جنگی تیاری: ۱- اللہ پر توکل، ۲- باہمی مشورہ، ۳- بقدرِ وسعت مادّی وسائل کی فراہمی	۱۱۹

مضمون	صفحہ
خندق کی کھدائی	۱۱۹
اسلامی لشکر کی تعداد	۱۲۰
بلوغ کی عمر پندرہ سال قرار دی گئی	۱۲۰
قبائلی اور نسبی قومیتوں کا انتظامی معاشرتی امتیاز اسلامی وحدت اور اسلامی قومیت کے منافی نہیں	۱۲۰
خندق کی کھدائی کی تقسیم پورے لشکر پر کی گئی	۱۲۱
صلاحیتِ کار میں ملکی غیر ملکی، مقامی اور بیرونی کا امتیاز	۱۲۱
ایک عظیم معجزہ	۱۲۱
قدرت کی تنبیہات	۱۲۱
منافقین کی طعنہ زنی اور مسلمانوں کا بے نظیر یقین ایمانی	۱۲۲
واقعۂ مذکورہ میں اُمت کے لئے خاص ہدایت کہ بڑوں کو چھوٹوں کی ہر تکلیف ومشقت میں شامل رہنا چاہئے	۱۲۳
مشکلات پر عبور حاصل کرنے کا نسخہ	۱۲۴
صحابۂ کرام کا ایثار اور تعاون وتناصر	۱۲۴
ساڑھے تین میل لمبی خندق چھ دن میں مکمل ہوگئی	۱۲۴
حضرت جابرؓ کی دعوت میں ایک کھلا ہوا معجزہ	۱۲۴
یہودِ بنوقریظہ کی عہد شکنی اور اَحزاب کے ساتھ شرکت	۱۲۵

maktabahuddusia.com

مضمون	صفحہ
خلاصۂ تفسیر	۷۵۷
معارف ومسائل	۷۵۹
سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی	۷۶۱
آسان ترجمۂ قرآن	۷۶۳
خلاصۂ تفسیر	۷۶۳
معارف ومسائل	۷۶۵
آسان ترجمۂ قرآن	۷۶۶
خلاصۂ تفسیر	۷۶۷
معارف ومسائل	۷۶۷
آسان ترجمۂ قرآن	۷۶۹
خلاصۂ تفسیر	۷۷۰
معارف ومسائل	۷۷۲
اقامتِ دِین فرض اور اس میں تفرّق حرام ہے .... ائمہ مجتہدین کے فروعی اختلافات تفرّقِ ممنوع میں داخل نہیں	۷۷۳
آسان ترجمۂ قرآن	۷۷۴
خلاصۂ تفسیر	۷۷۷
معارف ومسائل	۷۷۸
آسان ترجمۂ قرآن	۷۷۸
خلاصۂ تفسیر	۷۸۰
(حاشیہ) شکرِ نعمت	۷۸۰
معارف ومسائل	۷۸۱
ایک مجرّب عمل	۷۸۲
آسان ترجمۂ قرآن	۷۸۳
خلاصۂ تفسیر	۷۸۴
معارف ومسائل	۷۸۵
آلِ رسول کی تعظیم ومحبت کا مسئلہ	۷۸۷
آسان ترجمۂ قرآن	۷۸۹
خلاصۂ تفسیر	۷۸۹
معارف ومسائل	۷۹۰
توبہ کی حقیقت	۷۹۱
آسان ترجمۂ قرآن	۷۹۳
خلاصۂ تفسیر	۷۹۳
معارف ومسائل	۷۹۴
ربط اور شانِ نزول	۷۹۴
دُنیا میں دولت کی عام فراوانی فساد کا سبب ہے .... جنت اور دُنیا کا فرق	۷۹۵
فائدہ	۷۹۶
آسان ترجمۂ قرآن	۷۹۸
خلاصۂ تفسیر	۸۰۰
معارف ومسائل	۸۰۰
مشورہ کی اہمیت اور اُس کا طریقہ	۸۰۱
عفو وانتقام میں معتدل فیصلہ	۸۰۳

maktabaddusia.com

وعدہ اور وعید کو واقع کر سکتا ہے اور حکمت سے اس کو حسبِ وعدہ واقع کرے گا)۔

معارف و مسائل

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ، اس آیت میں زکوٰۃ کا حکم ہے، حالانکہ آیت مکی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اصل زکوٰۃ کا حکم مکہ معظمہ ہی میں ہجرت سے پہلے آچکا تھا۔ اور یہ جو مشہور ہے کہ زکوٰۃ کا حکم ہجرت کے دوسرے سال میں نافذ ہوا اس سے مراد نصابوں کا تقرر اور مقدارِ واجب کی تفصیلات اور حکومتِ اسلامیہ کی طرف سے اس کی وصول یابی اور مصرف پر خرچ کرنے کا انتظام ہے، یہ ہجرت کے دوسرے سال میں ہوا ہے۔

ابن کثیر نے سورۂ مزمل کی آیت وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ[1] (المزمل:۲۰) کے تحت میں یہی تحقیق فرمائی ہے،[2] کیونکہ سورۂ مزمل تو مکی سورتوں میں بالکل ابتداءِ نزولِ قرآن کے زمانے میں نازل ہوئی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح قرآن کریم کی آیات میں اکثر صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو ساتھ ساتھ بیان فرمایا ہے، اس کی فرضیت بھی ساتھ ساتھ ہی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لفظ اشتراء کے لغوی معنی خریدنے کے ہیں، اور بعض اوقات ایک کام کے بدلے دوسرے کام کو اختیار کرنے کے لئے بھی لفظ اشتراء استعمال کیا جاتا ہے، جیسے اَلَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى[3] (البقرۃ:۱۶) وغیرہ آیاتِ قرآن میں یہی معنی اشتراء کے مراد ہیں۔

اس آیت کا شانِ نزول ایک خاص واقعہ ہے کہ نضر بن حارث مشرکینِ مکہ میں سے ایک بڑا تاجر تھا، اور تجارت کے لئے مختلف ملکوں کا سفر کرتا تھا۔ وہ ملکِ فارس سے شاہانِ عجم کسریٰ وغیرہ کے تاریخی قصے خرید کر لایا اور مکہ کے مشرکین سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو قومِ عاد و ثمود وغیرہ کے واقعات سناتے ہیں، میں تمہیں ان سے بہتر رستم اور اسفندیار اور دوسرے شاہانِ فارس کے قصے سُناتا ہوں۔ یہ لوگ اس کے قصہ کو شوق و رغبت سے سننے لگے، کیونکہ ان میں کوئی تعلیم تو تھی نہیں جس پر عمل کرنے کی محنت اُٹھانی پڑے صرف لذیذ قسم کی کہانیاں تھیں۔ ان کی وجہ سے بہت سے مشرکین جو اس سے پہلے کلامِ الٰہی کے اعجاز اور یکتائی کی وجہ سے اس کو سننے کی رغبت رکھتے اور چوری چوری سنا بھی کرتے تھے، ان لوگوں کو قرآن سے اعراض کا بہانہ ہاتھ آ گیا۔ (ذکرہ[4] فی الروح عن اسباب النزول للواحدی ومقاتل وذکر نحوہ فی الدر المنثور بروایۃ البیہقی)

---

(۱) ترجمہ: اور نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ (۲) تفسیر ابن کثیر، تحت سورۃ المزمل آیت:۲۰، ج:۸ ص:۲۵۹

(۳) ترجمہ: انہوں نے گمراہی لے لی بجائے ہدایت کے۔

(۴) روح المعانی تحت ھذہ الآیۃ ج:۱۵ ص:۴۰۸، والدر المنثور تحت ھذہ الآیۃ ج:۸ ص:۷۵، وشعب الإیمان للبیہقیؒ رقم الحدیث:۴۹۷۶

اور درمنثور میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مذکور الصدر تاجر باہر سے ایک گانے والی کنیز (لونڈی) خرید کر لایا تھا اور اس کے ذریعہ اس نے لوگوں کو قرآن سننے سے روکنے کی یہ صورت نکالی کہ جو لوگ قرآن سننے کا ارادہ کریں اپنی اس کنیز سے ان کو گانا سنواتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو قرآن سنا کر کہتے ہیں کہ نماز پڑھو روزہ رکھو اور اپنی جان دو جس میں تکلیف ہی تکلیف ہے، آؤ تم یہ گانا سنو اور جشنِ طرب مناؤ۔ (۱)

قرآنِ کریم کی مذکورہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی، اور اس میں اِشْتِرَاءِ لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے وہ قصے کہانیاں شاہانِ عجم کی یا یہ لونڈی گانے والی مراد ہے۔ واقعہ نزول کے اعتبار سے لفظ اشتراء اپنے حقیقی معنی میں خریدنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔

اور لَهْوَ الْحَدِيْثِ کے جو عام معنی آگے بیان ہو رہے ہیں ان کے اعتبار سے لفظ اشتراء بھی اس جگہ عام ہے، یعنی ایک کام کے بدلے میں دوسرے کو اِختیار کرنا، اس میں سامانِ لَہو کی خریداری بھی داخل ہے۔

اور لَهْوَ الْحَدِيْثِ میں لفظ ''حدیث'' تو باتوں اور قصے کہانیوں کے معنی میں ہے اور لَهْو کے لفظی معنی غفلت میں پڑنے کے ہیں۔ جو چیزیں انسان کو ضروری کاموں سے غفلت میں ڈال دیں وہ لَهْو کہلاتی ہیں، اور بعض اوقات ایسے کاموں کو بھی لَهْو کہا جاتا ہے جن کا کوئی معتد بہ فائدہ نہ ہو، محض وقت گزاری کا مشغلہ یا دل بہلانے کا سامان ہو۔

آیت مذکورہ میں لَهْوَ الْحَدِيْثِ کے معنے اور تفسیر میں مفسرین کے اقوال مختلف ہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ و جابر رضی اللہ عنہم کی ایک روایت میں اس کی تفسیر گانے بجانے سے کی گئی ہے۔ (رواہ الحاکم وصححہ والبیھقی فی الشعب وغیرہ) (۲)

اور جمہور صحابہ و تابعین اور عامہ مفسرین کے نزدیک لَهْوَ الْحَدِيْثِ عام ہے تمام ان چیزوں کے لئے جو انسان کو اللہ کی عبادت اور یاد سے غفلت میں ڈالیں، اس میں غناء مزامیر بھی داخل ہے اور بیہودہ قصے کہانیاں بھی۔ امام بخاریؒ نے اپنی کتاب الادب المفرد میں اور بیہقی نے اپنی سنن میں لَهْوَ الْحَدِيْثِ کی یہی تفسیر اختیار کی ہے۔ اس میں فرمایا ہے کہ لَهْوَالْحَدِيْثِ هُوَ الْغِنَآءُ وَاَشْبَاهُهٗ، یعنی لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے مراد گانا اور اس کے مشابہ دوسری چیزیں ہیں (یعنی جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دیں) اور سننِ بیہقی میں ہے کہ اشتراء لَہو الحدیث سے مراد گانے بجانے والے مرد یا عورت کو خریدنا یا اس کے امثال ایسی بیہودہ چیزوں کو خریدنا ہے جو اللہ کی یاد سے غافل کریں۔ ابن جریر نے بھی اسی عام

---

(۱) الدر المنثور ج:۸ ص:۷۵

(۲) المستدرك للحاكمؒ، رقم الحديث:۳۵۴۲، وشعب الإيمان للبيهقيؒ رقم الحديث:۴۸۸۷

جن سے بہت سے دینی اور دنیوی فوائد وابستہ ہیں۔ تیراندازی اور گھوڑے کو سدھانا تو جہاد کی تیاری میں داخل ہیں، اور بیوی کے ساتھ ملاعبت توالد وتناسل کے مقصد کی تکمیل ہے۔ ان کو صرف صورت اور ظاہر کے اعتبار سے لَـهْوٌ کہہ دیا گیا ہے وہ حقیقت کے اعتبار سے لَـهْوٌ میں داخل ہی نہیں۔ اسی طرح ان تین چیزوں کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے کام ہیں جن سے دینی یا دنیوی فوائد متعلق ہیں اور صورت کے اعتبار سے وہ لَهْو (کھیل) سمجھے جاتے ہیں ان کو بھی دوسری روایاتِ حدیث میں جائز بلکہ بعض کو مستحسن قرار دیا گیا ہے جس کی تفصیل آگے آجائے گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو کام حقیقۃً لَـهْو ہوں، یعنی جن میں نہ کوئی دینی فائدہ ہو نہ دنیوی، وہ سب کے سب مذموم اور مکروہ تو ضرور ہی ہیں، پھر ان میں تفصیل ہے، بعض تو کفر کی حد تک پہنچ جاتے ہیں، بعض حرام صریح ہیں اور کم سے کم درجہ مکروہ تنزیہی، یعنی خلافِ اَولیٰ ہونے کا ہے، جس سے کوئی لَهْو جو درحقیقت لَهْو ہو مستثنیٰ نہیں۔ اور جن کھیلوں کو احادیث میں مستثنیٰ کیا گیا ہے وہ حقیقۃً لهـــو میں داخل ہی نہیں، جیسا کہ ایک حدیث میں خود اس کی تصریح موجود ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ میں حضرت عقبہ بن عامرؓ کی روایت کتاب الجہاد میں ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ ثَلَاثٌ تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعِبَتُهُ اَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ[1] الحدیث، (نصب[2] الرایہ ج:۴ ص:۲۷۳) اس حدیث نے خود یہ تصریح کردی کہ یہ تینوں چیزیں جو مستثنیٰ کی گئی ہیں درحقیقت وہ لَـهْو میں داخل ہی نہیں، اور جو حقیقۃً لَهْو ہے وہ باطل اور مذموم ہے، آگے اس کے مذموم ہونے کے مختلف درجات ہیں۔

۱- جو کھیل دین سے گمراہ ہونے یا دوسروں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ بنے وہ کفر ہے۔ جیسا کہ آیت مذکور الصدر وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ میں اس کا کفر وضلال ہونا بیان فرمایا گیا، اور اس کی سزا عذاب مہین قرار دی ہے، جو کفار کی سزا ہے، کیونکہ یہ آیت نضر بن حارث کے جس واقعہ پر نازل ہوئی ہے اس میں اس لَـهْو کو اس نے اسلام کے خلاف لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے استعمال کیا تھا۔ اس لئے یہ لَهْو حرام ہونے کے ساتھ کفر تک پہنچ گیا۔

۲- دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی لہو لوگوں کو اسلامی عقائد سے تو گمراہ نہیں کرتا مگر ان کو کسی حرام اور معصیت میں مبتلا کرتا ہے۔ وہ کفر تو نہیں مگر حرام اور سخت گناہ ہے جیسے وہ تمام کھیل جن میں قمار اور جوا ہو یعنی ہار جیت پر مال کا لین دین ہو، یا جو انسان کو ادائے فرائض نماز روزہ وغیرہ سے مانع ہوں۔

---

(۱) ترجمہ: تین چیزیں لہو میں سے نہیں ہیں، کسی شخص کا اپنے گھوڑے کو سدھانا، اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا، اپنی کمان اور تیر کے ساتھ تیراندازی کرنا۔

(۲) سنن النسائی، کتاب الخیل إلخ، باب تادیب الرجل فرسه ج:۲ ص:۱۲۳، وسنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی الرمی ج:۱ ص:۲۴۰، وجامع الترمذی، ابواب الجهاد، باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل الله ج:۱ ص:۲۹۳

ماہر تھے، کوئی ان سے سبقت نہ لے جاسکتا تھا، انہوں نے ایک روز اعلان کیا کہ کوئی ہے جو میرے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کرے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ میں مقابلہ کروں، آپ نے اجازت دے دی تو میں مقابلہ میں آگے بڑھ گیا،[۱] اس سے معلوم ہوا کہ پیادہ دوڑ کی مشق کرنا بھی جائز ہے۔

ایک مشہور پہلوان رکانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی ٹھہرائی تو آپ نے اس کو کشتی میں پچھاڑ دیا۔ (ابوداؤد فی المراسیل)[۲]

حبشہ کے کچھ نوجوان مدینہ طیبہ میں فنِ سپہ گری کی مشق کرنے کے لئے نیزوں وغیرہ سے کھیلتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کھیل حضرت عائشہؓ کو اپنی پشت کے پیچھے کھڑا کر کے دِکھلایا[۳] اور ان لوگوں کو فرمایا کہ اِلْهُوْا وَالْعَبُوْا "یعنی کھیل کود کرتے رہو" (رواہ البیھقی فی الشعب کذا فی الکنز من باب اللّھو) اور بعض روایات میں اس کے ساتھ یہ الفاظ بھی آئے ہیں فَاِنِّیْ اَکْرَهُ اَنْ یُّرٰی فِیْ دِیْنِکُمْ غِلْظَةٌ[۴] "یعنی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ تمہارے دین میں خشکی اور شدّت دیکھی جائے۔"

اسی طرح بعض صحابہ کرام سے منقول ہے کہ جب وہ قرآن وحدیث کے مشاغل میں تھک جاتے تو بعض اوقات عرب کے اشعار یا تاریخی واقعات سے دل بہلاتے تھے۔ (ذکرہ عن ابن عباسؓ فی کف الرعاع)[۵]

ایک حدیث میں ارشاد ہے: رَوِّحُوا الْقُلُوْبَ سَاعَةً فَسَاعَةً اخرجه ابوداؤد فی مراسیله عن ابن شهاب مرسلًا،[۶] "یعنی تم اپنے قلوب کو کبھی کبھی آرام دیا کرو" جس سے قلب ودماغ کی تفریح اور اس کے لئے کچھ وقت نکالنے کا جواز ثابت ہوا۔

شرط ان سب چیزوں میں یہ ہے کہ نیت اُن مقاصد صحیحہ کی ہو جو ان کھیلوں میں پائے جاتے ہیں، کھیل برائے کھیل مقصد نہ ہو اور وہ بھی بقدر ضرورت ہو، اس میں توسّع اور غلو نہ ہو۔ اور وجہ ان سب کھیلوں کے جواز کی وہی ہے کہ درحقیقت یہ جب اپنی حد کے اندر ہوں تو لَهْو کی تعریف میں داخل ہی نہیں۔

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب غزوة ذی قرد وغیرها ج:۲ ص:۱۱۵، ومسند احمد، حدیث ابن الأکوع رضی الله تعالٰی عنه رقم الحدیث:۱۶۹۸۸

(۲) مراسیل ابی داؤد رقم الحدیث:۲۸۷، باب فی فضل الجهاد۔

(۳) صحیح مسلم، کتاب العیدین، باب فی لعب الجواری إلخ ج:۱ ص:۲۹۱

(۴) شعب الإیمان رقم الحدیث:۶۲۷۳

(۵) کف الرعاع ج:۱ ص:۱۵۹، الباب الثانی، اقسام اللهو المحرم وغیره، القسم الأوّل۔

(۶) کنز العمال (بحواله مراسیل) رقم الحدیث:۵۳۵۴، وذکر السیوطی فی جمع الجوامع مرفوعًا رقم الحدیث:۱۲۹۳۷

اس کا جواب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس طرح قرآن کریم نے اکثر مواقع میں زمین کو فراش فرمایا، جو گول اور کرہ ہونے کے بظاہر منافی ہے، مگر اس کی وسعت کی وجہ سے وہ عام نظروں میں ایک سطح کی طرح دیکھی جاتی ہے، اسی عوامی تخیل کی بناء پر قرآن کریم نے اس کو فراش فرمایا، اسی طرح آسمان ایک چھت کی طرح نظر آتا ہے جس کے لئے عادۃً ستونوں اور عماد کی ضرورت ہوتی ہے، اس عام خیال کے مناسب اس کا بلاستون ہونا بیان فرمایا گیا ہے۔ اور درحقیقت قدرتِ کاملہ کے ثبوت کے لئے اتنے بڑے عظیم الشان کرہ کی تخلیق ہی کافی ہے۔ اور بعض مفسرین ابن کثیر وغیرہ کی تحقیق یہ ہے کہ آسمان اور زمین کا مکمل کُرہ ہونا قرآن وسنت کی رُو سے ثابت نہیں، بلکہ بعض آیات وروایات سے اس کا ایک قبہ کی شکل میں ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایک صحیح حدیث میں جو ہر روز آفتاب کا تحت العرش پہنچ کر سجدہ کرنا مذکور ہے[1] وہ اسی صورت پر ہوسکتا ہے کہ آسمان مکمل کرہ نہ ہو، اسی صورت میں اس میں فوق وتحت یعنی اوپر نیچے کی جہت متعین ہوسکتی ہے، مکمل کرہ میں کسی جہت وسمت کو اوپر یا نیچے نہیں کہہ سکتے۔[2] واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّشْكُرْ

اور ہم نے دی لقمان کو عقلمندی کہ حق مان اللہ کا، اور جو کوئی حق مانے اللہ کا

فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَ

تو مانے گا اپنے بھلے کو اور جو کوئی منکر ہوگا تو اللہ بے پرواہ ہے سب تعریفوں والا اور جب کہا

لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾

لقمان نے اپنے بیٹے کو جب اس کو سمجھانے لگا اے بیٹے شریک نہ ٹھہرائیو اللہ کا، بیشک شریک بنانا بھاری بے انصافی ہے،

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ

اور ہم نے تاکید کردی انسان کو اس کے ماں باپ کے واسطے پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تھک تھک کر

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیه الإیمان ج:۱ ص:۸۸

(۲) تفسیر ابن کثیر ج:۴ ص:۴۳۰

وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾

اور دودھ چھڑانا ہے اس کا دو برس میں کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے،

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

اور اگر وہ دونوں تجھ سے اڑیں اس بات پر کہ شریک مان میرا اس چیز کو جو تجھ کو معلوم نہیں

فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۪ وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ

تو ان کا کہنا مت مان اور ساتھ دے ان کا دنیا میں دستور کے موافق اور راہ چل اس کی جو رجوع ہوا میری طرف،

ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ

پھر میری طرف ہے تم کو پھر آنا پھر میں جتلادوں گا تم کو جو کچھ تم کرتے تھے، اے بیٹے اگر کوئی چیز ہو

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ

برابر رائی کے دانہ کی پھر وہ ہو کسی پتھر میں، یا آسمانوں میں یہ زمین میں

یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ

لاحاضر کرے اس کو اللہ بیشک اللہ جانتا ہے چھپی ہوئی چیزوں کو، خبردار ہے۔ اے بیٹے قائم رکھ نماز کو

وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ

اور سکھلا بھلی بات اور منع کر بُرائی سے اور تحمل کر جو تجھ پر پڑے بے شک یہ ہیں

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ

ہمت کے کام۔ اور اپنے گال مت پھلا لوگوں کی طرف اور مت چل زمین پر

مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ

اِتراتا بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اِتراتا بڑائیاں کرنے والا۔ اور چل بیچ کی چال

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۸ ۱۱

اور نیچی کر آواز اپنی، بے شک بُری سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔

آسان ترجمۂ قرآن

اور ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی تھی، (اور اُن سے کہا تھا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو۔ اور جو کوئی اللہ کا شکر اَدا کرتا ہے، وہ خود اپنے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے، اور اگر کوئی ناشکری کرے تو اللہ بڑا بے نیاز ہے، بذاتِ خود قابلِ تعریف! ﴿۱۲﴾ اور وہ وقت یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ: ''میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ یقین جانو شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔'' ﴿۱۳﴾ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے بارے میں یہ تاکید کی ہے ـــــ (کیونکہ) اُس کی ماں نے اُسے کمزوری پر کمزوری برداشت کرکے پیٹ میں رکھا، اور دو سال میں اُس کا دُودھ چھوٹتا ہے ـــــ کہ تم میرا شکر اَدا کرو، اور اپنے ماں باپ کا۔ میرے پاس ہی (تمہیں) لوٹ کر آنا ہے۔ ﴿۱۴﴾ اور اگر وہ تم پر یہ زور ڈالیں کہ تم میرے ساتھ کسی کو (خدائی میں) شریک قرار دو جس کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں تو اُن کی بات مت مانو، اور دُنیا میں اُن کے ساتھ بھلائی سے رہو، اور ایسے شخص کا راستہ اپناؤ جس نے مجھ سے لو لگا رکھی ہو۔ پھر تم سب کو میرے پاس لوٹ کر آنا ہے، اُس وقت میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ ﴿۱۵﴾ (لقمان نے یہ بھی کہا:) ''بیٹا! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر بھی ہو، اور وہ کسی چٹان میں ہو، یا آسمانوں میں یا زمین میں، تب بھی اللہ اُسے حاضر کردے گا۔ یقین جانو اللہ بڑا باریک بیں، بہت باخبر ہے۔ ﴿۱۶﴾ بیٹا! نماز قائم کرو، اور لوگوں کو نیکی کی تلقین کرو، اور برائی سے روکو، اور تمہیں جو تکلیف پیش آئے، اُس پر صبر کرو۔ بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ ﴿۱۷﴾ اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنے گال مت پھلاؤ، اور زمین پر اِتراتے ہوئے مت چلو۔ یقین جانو اللہ کسی اِترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿۱۸﴾ اور اپنی چال میں اِعتدال اختیار کرو، اور اپنی آواز آہستہ رکھو۔ بیشک سب سے بُری آواز گدھوں کی آواز ہے۔'' ﴿۱۹﴾

خلاصہ تفسیر

اور ہم نے لقمان کو دانشمندی (جس کی حقیقت علم مع العمل ہے) عطا فرمائی (اور ساتھ ہی یہ حکم دیا) کہ (سب نعمتوں پر عموماً اور اس نعمتِ حکمت پر کہ افضل النعم ہے خصوصاً) اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لئے شکر کرتا ہے (یعنی اسی کا نفع ہے کہ اس سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے کما قال تعالیٰ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (۱) دینی نعمت میں تو ترقی دنیا میں بھی ہوتی ہے اور آخرت میں بھی، دنیا میں تو شکرِ نعمت سے علم بڑھتا ہے، اور توفیقِ عمل میں اضافہ ہوتا ہے اور آخرت میں ثوابِ عظیم ملتا ہے، اور دنیوی میں آخرت کی ترقی یعنی ثواب میں اضافہ تو یقینی ہے اور کبھی دنیا میں شکر کرنے سے نعمت بڑھ جاتی ہے) اور جو ناشکری کرے گا تو (اپنا ہی نقصان کرے گا، کیونکہ) اللہ تعالیٰ (تو) بے نیاز (اور سب) خوبیوں والا ہے (یعنی چونکہ وہ اپنی ذات میں کامل ہے جو مدلول ہے حَمِيدٌ کا اس لئے وہ غنی ہے، اس کو کسی کے شکر وثناء کی احتیاج نہیں، کہ اس میں استکمال بالغیر لازم آتا ہے اور چونکہ لقمان موصوف ہیں حکمت یعنی علم وعمل کے ساتھ، اس سے مفہوم ہوا کہ انہوں نے تعلیمِ شکر پر بھی شکر کیا ہوگا پس وہ شاکر بھی تھے اور شاکر ہونے سے ان کی حکمت میں ترقی بھی ہوئی ہوگی، پس وہ اعلیٰ درجہ کے حکیم ہوئے) اور (ایسے حکیم کی تعلیم ضرور قابلِ عمل ہونا چاہئے سو ان کی تعلیمات ان لوگوں کے سامنے ذکر کیجئے) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا، بیشک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے (ظلم کی حقیقت علماء نے یہ بیان کی ہے کہ کسی چیز کو بے محل استعمال کیا جائے، اور یہ بات شرک میں سب سے زیادہ واضح ہے کہ پیدا کرنے والے کی جگہ بتوں کی پرستش کی جائے) اور (درمیان قصہ کے امرِ توحید کی تاکید کے لئے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے (کہ ان کی اطاعت اور خدمت کرے، کیونکہ انہوں نے اس کے لئے بڑی مشقتیں جھیلی ہیں بالخصوص ماں نے چنانچہ) اُس کی ماں نے ضُعف پر ضُعف اُٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا، (کیونکہ جوں جوں حمل بڑھتا جاتا ہے حاملہ کا ضُعف بڑھتا جاتا ہے) اور (پھر) دو برس میں اس کا دُودھ چھوٹتا ہے (ان دنوں میں بھی وہ ہر طرح کی خدمت کرتی ہے، اسی طرح اپنی حالت کے موافق باپ بھی مشقت اٹھاتا ہے، اس لئے ہم نے اپنے حقوق کے ساتھ ماں باپ کے حقوق ادا کرنے کا حکم فرمایا، چنانچہ یہ ارشاد کیا) کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کیا کر (حق تعالیٰ کی شکرگزاری تو عبادت واطاعت حقیقیہ کے ساتھ اور ماں باپ کی خدمت وادائے حقوق شرعیہ کے ساتھ کیونکہ) میری ہی طرف (سب کو) لوٹ کر آنا ہے (اس وقت میں

(۱) ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو تم کو زیادہ نعمت دوں گا۔ (ابراہیم: ۷)

اعمال کی جزاء وسزا دوں گا، اس لئے اَحکام کی بجا آوری ضروری ہے) اور (باوجود یکہ ماں باپ کا اتنا بڑا حق ہے جیسا ابھی معلوم ہوا، لیکن امرِ توحید ایسا عظیم الشان ہے کہ) اگر تجھ پر وہ دونوں (بھی) اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس (کے شریکِ اُلوہیت ہونے) کی تیرے پاس کوئی دلیل (اور سند) نہ ہو (اور ظاہر ہے کہ کوئی چیز بھی ایسی نہیں کہ جس کے استحقاقِ شرکت پر کوئی دلیل قائم ہو بلکہ عدم استحقاق پر بہت سی دلیلیں قائم ہیں، پس مراد یہ ہوئی کہ اگر وہ کسی چیز کو بھی شریکِ اُلوہیت ٹھہرانے کا تجھ پر زور دیں) تو تُو ان کا کہنا نہ ماننا اور (ہاں یہ ضرور ہے کہ) دنیا (کے حوائج ومعاملات) میں (جیسے ان کے ضروری اِخراجات اور خدمت وغیرہ) ان کے ساتھ خوبی کے ساتھ بسر کرنا اور (دین کے بارے میں صرف) اس (ہی) شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رُجوع ہو (یعنی میرے اَحکام کا معتقد اور عامل ہو) پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے پھر (آنے کے وقت) میں تم کو جتلا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے (اس لئے کسی امر میں میرے حکم کے خلاف مت کرو، آگے پھر تکمیل ہے نصائح لقمانیہ کی کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو اور نصیحتیں بھی کیں چنانچہ توحید وعقائد کے بارے میں یہ بھی نصیحت کی کہ) بیٹا (حق تعالیٰ کا علم اور قدرت اس درجہ ہے کہ) اگر (کسی کا) کوئی عمل (کیسا ہی مخفی ہو، مثلاً فرض کرو کہ وہ) رائی کے دانہ کے برابر (مقدار میں) ہو (اور) پھر (فرض کرو کہ) وہ کسی پتھر کے اندر (چھپا رکھا) ہو (جو کہ ایسا حجاب ہے کہ اس کا رفع ہونا دشوار ہے اور بدون رفع کسی کو اس کے اندر کا علم نہیں ہوتا) یا وہ آسمانوں کے اندر ہو (جو کہ عام خلائق سے مکاناً بہت بعید ہے) یا وہ زمین کے اندر ہو (جہاں خوب ظلمت رہتی ہے، اور یہی اسباب ہیں عام مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ رہنے کے، کیونکہ کبھی کوئی چیز چھوٹی اور باریک ہوتی ہے کہ نظر میں نہیں آتی اور کبھی کوئی شدید حجاب حائل ہونے سے، کبھی مکان کے بعید ہونے سے کبھی ظلمت سے، لیکن حق تعالیٰ کی ایسی شان ہے کہ اگر یہ اسباب بھی چھپنے کے مجتمع ہوں) تب بھی (قیامت کے روز حساب کے وقت) اس کو اللہ تعالیٰ حاضر کر دے گا (جس سے علم اور قدرت دونوں ثابت ہوئے) بیشک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بیں (اور) باخبر ہے (اور اعمال کے باب میں یہ نصیحت کی کہ) بیٹا نماز پڑھا کرو (کہ بعد تصحیح عقائد کے اعلیٰ درجہ کا عمل ہے) اور (جیسا تصحیح عقائد واعمال سے اپنی تکمیل کی ہے اسی طرح دوسروں کی تکمیل کی بھی کوشش کرنا چاہئے، پس لوگوں کو) اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور بُرے کاموں سے منع کیا کر اور (اس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بالخصوص اور ہر حالت میں بالعموم) تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر یہ (صبر کرنا) ہمت کے کاموں سے ہے اور (اخلاق وعادات کے باب میں یہ نصیحت کی کہ بیٹا) لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر اور زمین پر اِترا کر مت چل، بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے اور اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر (نہ بہت دوڑ کر چل کہ وقار کے خلاف ہے، نیز گر جانے کا بھی احتمال ہے، اور نہ بہت گِن گِن کر قدم رکھ کہ وضع متکبرین کی